بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

Digitized by Khilafat Library

چہ گویم با تو گر آئی چہ در قادیان بینی | بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی ۔ شفا بینی ۔ غرض دار الامان بینی

سلسلۃ الجدیدہ جلد ۱ نمبر ۹ | ۲۶ ربیع الاول ۱۳۲۳ ہجری علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ جمعرات یکم جون ۱۹۰۵ء | سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۱۷

ایجہاں منتظر خوش باش کامد دلستاں | ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ ۔ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

قیمت خاص معاونین خود بخود ۵ روپے سالانہ عطا کرتے ہیں ۔ عام قیمت ۴ ہے ۔ اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماویں ۔ وہ بخوشی قبول کیا جائے گا

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر بدر قادیان ۔ اور خط و کتابت بنام مینجر بدر ہونی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا ۔۔ مصطفے ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم ۔۔ ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست ۔۔ بادہ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام ۔۔ دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن ۔۔ جان شد و باجان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل و خیر الانام ۔۔ ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست ۔۔ زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود ۔۔ آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ہمہ یابیم ہر نور و کمال ۔۔ وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست ۔۔ ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبر ہائے معاد ۔۔ ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است ۔۔ منکرش مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است ۔۔ منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین ۔۔ آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست ۔۔ ہر کہ انکارش کند از اشقیا است
یک قدم دوری ازاں روشن کتاب ۔۔ نزد ما کفر است و خسران و تباب

بیعت — دس شرائط

اول ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے ۔ **دوئم** یہ کہ جھوٹ اور زنا کاری اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہ ہوگا ۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ٭ **سوئم** ۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا ۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا ۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بناویگا ۔ **چہارم** یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ٭ **پنجم** ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا ۔ اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا ۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا ۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ **ششم** یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کر لیگا ۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ٭ **ہفتم** ۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا ۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ٭ **ہشتم** یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ٭ **نہم** یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے ۔ اپنی خداداد نعمتوں سے بنی نوع کو فایدہ پہنچائیگا ٭ **دہم** ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاوے

خدا کی تازہ وحی

۲۹ مئی ۱۹۰۵ء

یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ وَیَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ یہ الہام کوئی ۲۵ سال کے بعد پھر ہوا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے کسی زبردست اظہار کا پھر کوئی وقت قریب ہے۔

۳۰ مئی ۱۹۰۵ء

صَلٰوۃُ الْعَرْشِ اِلَی الْفَرْشِ یعنی رحمت الٰہی جو تجھ پر ہے اسکی کیفیت یہ ہے کہ وہ عرش سے لیکر فرش تک ہے۔ فرمایا اسمیں کوئی مبالغہ ہے گویا اللہ تعالیٰ کی رحمت نے فضا کو بھر دیا یہ الہام آیندہ بشارت پر دلالت کرتا ہے یہ لفظی ہی نہیں بلکہ عملی رنگ میں ظاہر ہونیوالا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ جب وہ کسی پر خوش ہوتا ہے تو عملی رنگ میں اُسکا اظہار دنیا پر کرتا ہے۔

حضرت کے گھر میں بیمار تھیں اور سخت تکلیف تھی۔ کئی دوائیاں کیں کچھ فائدہ نہ ہوا آخر آپ دعا میں مشغول ہوئے الہام ہوا اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ تحقیق میرے ساتھ میرا رب ہے مجھے راہ دکھائیگا اور کامیاب کریگا چنانچہ دو منٹ ابھی گذرے تھے کہ خدا نے مرض کی حقیقت کھول دی مرض نہایت تکلیف وہ تپ تھا ساتھ اُسکے اور عوارض تھے صبح کے وقت خواب میں کسی نے بلند آواز سے کہا کہ تپ ٹوٹ گیا اور آثار صحت ظاہر ہوئے فالحمد للہ

۲ یا ۳ جون ۱۹۰۵ء

یُنْجِی النَّاسَ مِنَ الْاَمْرَاضِ۔ امراض سے لوگوں کو نجات دیتا ہے اور دیگا۔ فرمایا یہ میری طرف اشارہ تھا کہ بہتوں کو میرے ذریعہ سے امراض خطرناک سے نجات ہوگی

Digitized by Khilafat Library

ڈائری

القول الطیب

حضرت مولوی عبد الکریم صاحب کی والدہ یہاں آئی ہوئی ہیں انھوں نے اپنی والدہ کی پیری اور ضعف کا اور اُنکی خدمت کا جو وہ کرتے ہیں ذکر کیا۔ حضرت نے فرمایا والدین کی خدمت ایک بڑا بھاری عمل ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ دو آدمی بڑے بدقسمت ہیں ایک وہ جس نے رمضان پایا اور رمضان گذر گیا پر اُسکے گناہ بخشے نہ گئے اور دوسرا وہ جسنے والدین کو پایا اور والدین گذر گئے اور اُسکے گناہ بخشے نہ گئے والدین کے سایہ میں جب بچہ ہوتا ہے تو اُسکے تمام ہم و غم والدین اُٹھاتے ہیں جب انسان خود دنیوی امور میں پڑتا ہے تب انسان کو والدین کی قدر معلوم ہوتی ہے خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں والدہ کو مقدم رکھا ہے کیونکہ والدہ بچہ کے واسطے بہت دکھ اُٹھاتی ہے کیسی ہی متعدی بیماری بچہ کو ہو چیچک ہو ہیضہ ہو طاعون ہو ماں اُسکو چھوڑ نہیں سکتی۔ ہماری لڑکی کو ایک دفعہ ہیضہ ہو گیا تھا ہمارے گھر سے اُسکی تمام قے وغیرہ اپنے ہاتھ پر لیتی تھیں اسب تکالیف میں بچہ کی شریک ہوتی ہے یہ طبعی محبت ہے جس کے ساتھ کوئی دوسری محبت مقابلہ نہیں کر سکتی۔ خدا تعالیٰ نے اسی کیطرف قرآن شریف میں اشارہ کیا ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى ادنیٰ درجہ عدل کا ہوتا ہے جتنا لے اتنا دے اُس سے ترقی کرے تو احسان کا درجہ ہے۔ جتنا لے وہ بھی دے اور اُس سے بڑھ کر بھی دے۔ پھر اس سے بڑھ کر ایتاء ذی القربیٰ کا درجہ ہے یعنی دوسروں کے ساتھ اسطرح نیکی کرے جسطرح ماں بچہ کے ساتھ بغیر نیت کسی معاوضہ کے طبعی طور پر محبت کرتی ہے قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل اللہ ترقی کرکے ایسی محبت کو حاصل کر سکتے ہیں۔ انسان کا ظرف چھوٹا نہیں۔ خدا کے فضل سے یہ باتیں حاصل ہو جاتی ہیں بلکہ یہ وسعت اخلاق کے لوازمات میں سے ہے۔ میں تو قائل ہوں کہ اہل اللہ یہانتک ترقی کرتے ہیں کہ مادری محبت کے اندازہ سے بھی بڑھ کر انسان کے ساتھ محبت کرتے ہیں۔

ایک بڑھیا کا ذکر ہے کہ حضرت ابو بکر کی وفات کے بعد بغیر اسکے کہ اُسکو کسی نے خبر دی ہو خود بخود کہنے لگی کہ آج ابو بکر مر گیا ہے لوگوں نے پوچھا کہ تجھکو کسطرح معلوم ہوا اُس نے کہا کہ ہر روز مجھکو آپ حلوہ کھلایا کرتے تھے اور وہ وعدہ میں تخلف کرنیوالے ہرگز نہ تھے چونکہ آج وہ حلوہ کھلانے نہیں آئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ فوت ہو گئے ہیں ورنہ وہ ضرور مجھے حلوہ کھلانے آج بھی آتے۔ دیکھو اخلاقی حالت کہانتک وسعت کر سکتی ہے یہ بھی ایک معجزہ ہے ان اخلاق پر دوسرے لوگ قادر نہیں ہو سکتے۔ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مجرم پکڑا ہوا آیا تو وہ آپ ہی رعب سے کانپتا تھا آپ نے فرمایا تو کیوں اتنا ڈرتا ہے میں تو ایک بڑھیا کا بیٹا ہوں۔ معمولی انسانوں کے یہ اخلاق نہیں ہوتے عرب کی قوم کئی پشتوں تک کینہ رکھنے والی تھی۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جب اُن پر غلبہ پایا تو باوجود اسقدر دکھوں کے جو اُن سے اُٹھایا تھا سبکو معاف کر دیا۔ دنیوی حکومت رحم نہیں کر سکتی۔ انگریزوں نے باغیوں کو کسطرح پھانسی دیا اور قتل کیا تھا مگر آنحضرت صلعم نے اپنے سب باغیوں کو یکدفعہ معاف کر دیا کسی نبی کو ایسی پوری کامیابی نہیں ہوئی جیسی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ہوئی۔ حضرت موسیٰ اپنے موعودہ کی زمین تک نہ پہونچ سکے اور راستہ میں ہی فوت ہو گئے اور انکی ساتھیوں نے کہا کہ اے موسیٰ تو اور تیرا خدا ملکر مخالفوں سے جا کر لڑو ہم تو یہاں بیٹھے ہیں مگر آنحضرت کے اصحاب نے کہا کہ ہم تیرے ساتھ چلیں گے اگرچہ سمندر میں گریں اور قتل کیے جائیں۔ قاعدہ ہے کہ نبی کا پرتوہ اُمت پر بھی پڑتا ہے جیسے اُستاد کامل ہوتا ہے ایسے ہی شاگرد بھی بنتے ہیں جیسے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شجاعت افعال و اعمال اور کامیابی کی نظیر نہیں ویسے ہی صحابہ کی بھی نظیر نہیں صحابہ باوجود قلیل ہونیکے جدھر جاتے فتح پاتے صحابہ ایسے تھے جیسے کسی برتن کو بہت دھو کر بالکل صاف اور ستھرا کر دیا جاتا ہے اور اُنمیں کسی قسم کی آلایش کا شائبہ نہیں رہتا انکی ایسی محنت اور اخلاص تھا تو خدا نے پھر بدلہ بھی ایسا دیا۔ حضرت ابو بکر کو آنحضرت کا خلیفہ بنایا۔ اسجگہ شیعوں نے بڑی غلطی کھائی ہے کہ خلافت کا حق حضرت علی کو تھا۔ بدقسمت نہیں دیکھتے کہ خدا نے کیا فیصلہ کیا جو وقت وعدوں کے پورا ہونیکا تھا اُسوقت خدا نے ایک منافق اور اہلبیت کے دشمن کو کیوں گدی پر بٹھا دیا۔ میں جانتا ہوں کہ اس قوم نے بھی عیسائیوں کیطرح ایک غلو کیا ہے اور اس غلو کا باعث اصلی نامرادی ہے جو ابتدا میں حاصل ہوئی۔ جو لوگ یہ خیال کرتے تھے کہ یسوع کو ظاہری بادشاہت حاصل ہوگی انکو جب اسمعاملہ میں ناکامی حاصل ہوئی تو انھوں نے یسوع کی صفت میں غلو کرکے یسوع کو خدا ہی بنا دیا۔ ایسا ہی قوم شیعہ نے بھی حضرت علی کو وہ درجہ دیتے ہیں جو خدا نے نہ چاہا کہ انکو دے۔ خدا کا معاملہ ہر ایک کے ساتھ اُسکے دلی حالات کے مطابق ہوتا ہے اگر ان پاس نور ایمان ہوتا تو ایسی بات نہ ہو لیتے کیا اُسوقت خدا کمزور تھا اور وہ بدلہ نہ سکتا تھا یا خدا ایسی بازی تھا حضرت ابو بکر کو طاقتور دیکھ کر خاموش رہا۔

انصار بدر

حکیم مولوی محمد صدیق صاحب موروہ ضلع حیدر آباد سندھ سے تحریر فرماتے ہیں۔ میں حتی المقدور انشاء اللہ توسیع اشاعت میں بڑی کوشش کرونگا آپ دعا فرماویں کہ حق تعالیٰ مجھے کامیاب کرے آجسے میرے نام بدر جاری فرماویں۔

اللہ تعالیٰ آپکو جزائے خیر دے اور زیادہ دین میں بلکہ الحمد ہیں ارادہ میں کامیاب کرے۔ آمین۔

حضرت مولوی نور الدین صاحب کے

درس قرآن

سے نوٹس مختصر

پارہ ۱۶۔ رکوع ۱۰۶۔ طٰہٰ یہ ایک عربی لفظ ہے اور ایسے شخصکو عربی زبان میں طٰہٰ کہتے ہیں جو کسی چیز کا بڑا خواہشمند ہو اور اپنی مراد کے پورا ہونے پر پورا متوجہ ہو ایسا کہ دوسرے جو اُسکے راز سے واقف نہیں ہیں اُسکو مجنوں سمجھتے ہیں۔ ہندی میں ہیں کہ اس شخصکو اس کام کا تو لگا ہوا ہے لفظ تو غالباً اسی لفظ سے نکلا ہے۔

مَا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقَىٰ یہ قرآن تجھپر اسواسطے ہمنے نازل نہیں کیا کہ تو کبھی ناکام ہو جاوے جو تیری خواہش ہے وہ پوری ہوگی۔ یہ سورۃ مکی ہے اور یہ آیات ایسے وقت کی ہیں کہ جب دشمنوں نے چاروں طرف سے زور پکڑا ہوا تھا۔ مسلمانوں کی ایک تھوڑی سی تعداد تھی اور کفار کے ہاتھ سے سخت دکھ اُٹھاتی تھی۔ کوتاہ اندیش چھوٹی نظر والے دنیادار کے نزدیک تو یہ سلسلہ بہت جلد نیست و نابود ہونیوالا تھا۔ اور بظاہر کوئی ایسی صورت بھی نہ تھی جس سے اسلام اور اسلامیوں کی ترقی ہونے کی اُمید ہو سکتی تھی۔ لیکن ایسے وقت میں خدا تعالیٰ نے پیشگوئی کے رنگ میں ایک تسلی دی اور پورا ہونیوالا وعدہ عطا فرمایا اور کہا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو توحید الٰہی کے دنیا میں قائم کرنے اور مخلوق الٰہی کی اصلاح کرنے میں ایسا سرگرداں ہو رہا ہے اور اسقدر جوش میں ہے کہ تیرا نام طٰہٰ یعنی ایک دھنی رکھا جاوے تو درست ہے۔ دنیا سمجھتی ہے کہ تو فنا ہو جاوے گا اور تیرا سلسلہ نابود ہو جاوے گا مگر تو تسلی رکھ۔ ہمنے تجھپر ایک ایسی چیز نازل کی ہے یعنی قرآن جسکا حامل کبھی ناکام نہیں ہو سکتا

إِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَن يَخْشَىٰ بلکہ یہ ایک نصیحت ہے اُسکے واسطے جو ڈرتا ہے۔ کیا معنے۔ یہ ایک ہی کتاب ہے جو کھلے کھلے الفاظ میں اپنے مطالب کو ظاہر کرتی ہے اور اسمیں اس قسم کے گر درج ہیں کہ ہر ایک شخص جو دور اندیشی کے ساتھ آفات و مصائب سے ڈر کر اُن سے بچنے کی راہ ڈھونڈنا چاہتا ہے اُسکو یہ راہ اس قرآن شریف کے ذریعہ سے ضرور مل جاتی ہے اور وہ ہلاکت اور تباہی سے ہی نہیں بچتا بلکہ کامیابی کی معراج تک پہونچتا ہے

تَنزِيلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْأَرْضَ وَالسَّمَاوَاتِ الْعُلَى اُتارا ہوا ہے اُسکی طرف سے جسنے زمین کو پیدا کیا اور بلند آسمانوں کو پیدا کیا۔ کیا معنی۔ یہ دستور العمل روح اور جسم کے واسطے خود اُس نے بنایا ہے جس نے اس روح اور جسم کو بنایا ہے اور اُس زمین کو بنایا ہے جسکے اوپر ہم رہتے ہیں اور اُس آسمان کو بنایا ہے جسکا تعلق اس زمین کے ساتھ اور زمین کے رہنے والوں کے ساتھ ہے۔ پس جو ذات ہماری فطرت اور بناوٹ سے ایسی آگاہ ہے اُسکا بنایا ہوا دستور العمل ہمارے واسطے ایسا ہے کہ بغیر اُسپر چلنے کے ہمارے واسطے کامیابی کی کوئی راہ نہ ہے اور نہ ہو سکتی ہے۔ وہ ہی ہماری فطرتوں کو خوب جانتا ہے کیونکہ وہ ہمارا خالق ہے اور ہر شے جس سے ہمارا واسطہ پڑتا ہے اُسکا بھی خالق ہے۔ اگر یہ کتاب ایک ایسی ذات کی بنائی ہوئی ہوتی جو نہ ہماری روح کا خالق ہوتا اور نہ اُس مادہ کا خالق ہوتا جو ہمارے اردگرد ہے تو بیشک شبہ پڑتا ہے کہ وہ جو ہماری حقیقت بناوٹ سے آگاہ نہیں اُسکا کہنا ہمارے لیے قابل تسلی نہیں ہو سکتا۔

الرَّحْمَٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَىٰ۔ وہ رحمٰن ہے اور العرش پر پورا قرار پکڑے ہوئے ہے۔ رحمٰن ہے۔ ایسا نہیں کہ تمہاری طاقت سے بڑھ کر تمپر کوئی بوجھ ڈالے بغیر تمہارے اعمال کے بھی تمپر رحم کرنیوالا اللہ بیشمار نعمتیں عطا کرنے والا ہے۔

(حضرت امام الزمان فرمایا کرتے ہیں کہ عرش ایک خاص تجلی گاہ الٰہی ہے جس سے دونوں جہانوں کو فیضان پہونچتا ہے اور اُسکی ایک شان اور صفت کا نام ہے) اسواسطے شاہی مجلس کو بھی عرش کہتے ہیں

لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرَىٰ اُسی کے لیے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور جو کچھ مٹی کے نیچے ہے۔ سب چیزیں اُسکی بنائی ہوئی اور اُسکی حکومت کے نیچے ہیں۔ اسی لیے وہ ہی بہتر جانتا ہے کہ کونسا طریقہ انسان کے واسطے مفید ہوگا اور کونسا غیر مفید۔ پس اُسی کی کتاب ہدایت کا موجب ہو سکتی ہے اور جو اُس سے منہ موڑیگا وہ ہر ایک معاملہ میں جو زمین و آسمان کے درمیان کسی شے کے ساتھ کریگا دکھ اُٹھائیگا اور اُسکا انجام کبھی بخیر نہ ہوگا۔

تعبیر الرویا

بابو نعمد الدین صاحب کلرک ڈاک خانہ گورداسپور بیان ایک خواب ۲۰ جون کا تحریر کرتے ہیں کہ مینے رویا دیکھا کہ ایک وسیع بازار یا میدان ہے وہاں ایک تخت پر حضرت اقدس بلباس شاہانہ لباس پہنے ہوئے کھڑے ہیں اور سر پر تاج شاہی بھی معلوم ہوتا ہے اور جہانتک یاد پڑتا ہے شاید حضرت اقدس نے سبز عینک لگائی ہوئی تھی غالباً وعظ فرما رہے تھے اور یہ عاجز بمعہ بہت سی مجمع کے وہاں پیچھے کھڑا تھا کہ کسی دوسرے سے کہتا ہوں کہ کیا ایسے شخص کی صداقت میں کبھی شک ہو سکتا ہے غالباً وہ مجمع آیندہ زلزلہ کے بعد کا کوئی موقعہ کا تھا"

اسکی تعبیر یہ ہے کہ خدا کا نشان جس کے متعلق پیشگوئی ہے پورا ہوگا اور اس دلیل میں حضرت امام الزمان کو فتح حاصل ہوگی جبکہ لوگ مان جائینگے کہ بیشک خدا ہے۔ اسجگہ یاد رکھنا چاہیے کہ عالم رویا میں جو بادشاہت یا تاج ہے اُس سے ظاہری بادشاہت اور تاج نہیں ہوتا کیونکہ ظاہری بادشاہت میں تو کفار اور ظالم بادشاہ بھی داخل ہیں خدا اپنے بندوں کو جو آسمانی سلطنت عطا کرتا ہے اُسکے مقابلہ میں یہ دنیوی سلطنتیں اور حکومتیں کیا شے ہیں خدا کے بندے تو انکی خواہش کرنا ایک گناہ سمجھتے ہیں

گرجا بیماریوں کا گھر

عیسائیوں میں ایک مذہبی رسم چلی آتی ہے کہ ایک پیالہ میں شراب اور روٹی ڈالکر بعد نماز تمام نمازیوں میں تقسیم کیجاتی ہے اور وہ شراب مسیح کا خون اور وہ روٹی مسیح کا گوشت بعینہ حقیقتاً یا صرف مجازاً مانا اور یقین کیا جاتا ہے ہر گرجا میں ہمیشہ خداوند کا گوشت اور خون کھایا پیا جاتا ہے لیکن اب ڈاکٹروں نے تحقیقات کی ہے کہ یہ رسم بیماریاں پیدا کرتی ہے۔ عیسائیوں کے ماہواری میگزین ترقی میں لکھا ہے کہ ڈاکٹران روبکی اور رہس صاحبان نے تجربہ سے معلوم کر لیا کہ ایک ہی پیالہ میں عشائے ربانی کی شراب بہت سے آدمیوں کو پلانے سے ساری امراض ایک شخص سے دوسرے میں منتقل ہو جاتی ہیں اگرچہ رومال سے پیالہ کا کنارہ پونچھ دیا جاتا ہے لیکن اسپر بھی اجرام خود شراب کے اندر داخل ہو جاتے ہیں اسی قسم کی شراب کو پچکاری کے ذریعہ دس خرگوشوں کے جسم کے اندر داخل کیا گیا تو اُن میں ۵ خرگوش مرض دق میں مبتلا ہو کر مر گئے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ مرض دق یا دیگر سارے امراض جنکا باعث اجرام ہوتے ہیں عشائے ربانی کے پیالہ میں اسکی شراب کے ذریعہ ایک شخص سے دوسرے میں منتقل ہو جاتے ہیں"

براہین احمدیہ کی چاروں جلدیں خوشخط عمدہ کاغذ پر چھپی ہوئی معراج الدین عمر صاحب لاہور سے پونے تین روپیہ قیمت میں مل سکتی ہے +

مغربی دُنیا میں تثلیث کے دُشمن

لالہ رگھوناتھ سہائے صاحب - بی - اے - ہیڈ ماسٹر یونین اکیڈمی لاہور نے یورپ و امریکہ کے فرقہ موحدین کے چند ایک رسالوں کا ترجمہ کر کے خوشخط عمدہ کاغذ پر چھپوایا ہے - ان رسالوں کے پڑھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان ممالک میں صرف تثلیث کے پُجاری ہی نہیں بستے جن کا نمونہ ہم اس ملک میں مشنریوں کو دیکھتے ہیں - بلکہ کثرت سے سمجھدار لوگ ایسے پیدا ہو رہے ہیں - جو خدا تعالےٰ کی توحید کے قائل ہیں - اور تثلیث کو نہائیت نفرت سے دیکھتے ہیں - اس جگہ ہم مسٹر جیمس ہارووڈ صاحب کی کتاب میں سے کچھ اقتباس کرتے ہیں - جس سے ظاہر ہوگا - کہ تثلیث کی قسمت کا اب آئیندہ زمانہ میں رفتہ رفتہ خاتمہ نظر آتا ہے - اور وہ عبارت یہ ہے

عیسائی لوگ کہتے ہیں - کہ مذہب مواحدین کوئی باقاعدہ مذہب یا دین نہیں - مگر باوجود ان کے اس خیال کے جزائر برطانیہ یورپ کے اور بہت سے حصوں اور شمالی امریکہ میں اس کے مسائل برابر ملائے جاتے ہیں اور ان کی پیروی کی جاتی ہے - اور یہ بھی قابل ذکر ہے کہ خود ان چرچوں میں بھی کہ جو برائے نام تثلیث کے معتقد ہیں - بہت سے ایسے ممبر ہیں - جو اعتقاد کے لحاظ سے ہیں - اس لئے میں شخصی خصوصیت کی طرف توجہ دلانا نہیں چاہتا - بلکہ عیسائیوں کے ایک تسلیم کردہ فرقہ کی طرف توجہ مبذول کرتا ہوں - کہ جس کا اپنا لٹریچر اور اپنے مدارس وخیرات خانے وغیرہ ہیں - اور جس کے بہت زیادہ پیرو ہیں

ابتداءً مذہب مواحدین کی بُنیاد انجیل کی تعلیم پر تھی - پرانے عہدنامہ کی تعلیم کے بارے میں تو کچھ سوال ہی نہیں ہو سکتا - کیونکہ اس کے صاف الفاظ میں یہ تعلیم ہے - کہ خدا ایک ہے - اس میں تو اس کے سوائے کوئی اور مسئلہ نہیں ملتا - اور جب ہم نئے عہدنامہ کی کتابوں تک پہنچتے ہیں - تو وہاں بھی تثلیث کے مسئلہ کی تائید میں کوئی شہادت نہیں ملتی - پرانے خیالات کے عیسائی اِدہر اُدہر سے چند فقرات پیش کرتے ہیں - کہ جن سے وہ ہیر پھیر کر کے اس مسئلہ کی تائید کرتے ہیں - مسلمان ناظرین کے لئے ان تمام فقرات کا غور سے امتحان کرنا کچھ زیادہ دلچسپ نہ ہوگا - اور یہ ہی کہنا کافی ہے - کہ دوسری طرف بہت ہی زیادہ ایسے حوالے موجود ہیں - جن سے تثلیث کے مسئلہ کی اس قدر غیر مطابقت ثابت ہوتی ہے - کہ دوسری طرف کے حوالوں کی کچھ حقیقت نہیں رہتی - لفظ تثلیث بعد نہ ہی ان معنوں کا کوئی اور لفظ پرانے عہدنامہ میں کہیں پایا جاتا ہے - کہیں یہ بیان نہیں کیا گیا - کہ خدا ایک جوہر ہے لیکن اس میں اقنوم ثلاثہ یعنی تین برابر کی شخصیتیں موجود ہیں - تثلیث کے پیرو جو انجیل کے حرف بحرف ملنے کا دعوےٰ کرتے ہیں - اپنے مسائل کو ظاہر کرتے ہوئے ایسی زبان استعمال کرتے ہیں - جو انجیل سے بالکل غیر ہے

ایک اور بات ہے - جو نہائیت ہی ضروری ہے - تثلیث کا ایک پکا معتقد بھی یہ کبھی تسلیم نہیں کرے گا کہ یہودی لوگ کبھی تثلیث کے قائل تھے - حضرت مسیح یہودی تھے - اور انہیں لوگوں میں وہ رہے - انہیں میں انہوں نے وعظ کیا - اور انہیں میں سے اُن کے چند مرید بنے - اگر اُن کا تثلیث میں اعتقاد ہوتا - تو وہ ضرور اس کو مشتہر کرتے - اگر وہ خدا ہی تھے - اور تثلیث اُن کا دوسرا درجہ ہوتا - تو انہیں اُن کا علم ہونا چاہیئے تھا - اگر وہ جانتے ہوتے - تو یہ کبھی ممکن نہ تھا - کہ وہ اپنی معمولی زبان استعمال کرتے - اور جو لوگ اُن کی تعلیم سنتے تھے - وہ اُن پر گمراہی کا الزام نہ لگاتے - تعجب ہے - کہ ایک ایسا اُستاد جس نے خدا کے متعلق اس قدر تلقین کی ہو - ایک ایسے معاملے کے متعلق بالکل خاموش رہے - جو تثلیث کے معتقدوں کے خیالات کے مطابق لوگوں کے لئے جاننا نہائیت ضروری ہو

تو پھر کیا - اُنہوں نے جان بُوجھ کر لوگوں میں غلط خیالات پھیلائے ؟ - نہیں - یہ خیال ایک دم کے لئے بھی ہمارے دماغ میں نہیں آسکتا - حضرت مسیح نے صداقت خدا اور انسان کی محبت کی خاطر جان دی ہے - اس لئے تثلیث کے متعلق ان کا خاموش رہنا صاف ظاہر کرتا ہے - کہ ان کا اس پر یقین نہیں تھا - تو پھر ان کی تعلیم کا لُب لباب کیا تھا - اور وہ اپنے اہل ملک کے مروجہ مذہب کی کس بارے میں اصلاح کرنا چاہتے تھے - ؟ لوگوں نے انہیں کیوں قبول نہ کیا - اور کیوں آخر ش انہیں صلیب پر چڑھا کر ان کا خاتمہ کیا (خاتمہ نہیں کیا - بلکہ وہ صلیب سے زندہ اُترے) کیا انہوں نے یہودیوں کے بڑے ضروری مسئلے یعنی خدا کی واحدانیت پر کچھ اعتراض کیا تھا - اگر وہ ایسا کرتے - تو نہائیت جوش سے اُن کے دشمن اُن پر آن پڑتے - وہ ہمیشہ اُن کی طرف سے کسی ایسی کارروائی کا نہائیت شوق سے انتظار کرتے تھے - جس سے لوگوں کو ان کے برخلاف برانگیختہ کردیں - اور یہ ہی ایسا الزام تھا - کہ اگر لگایا جاتا - تو بہت ہی موثر ثابت ہوتا - لیکن اس وقت کی تواریخ سے ہمیں اشارتاً بھی یہ معلوم نہیں ہوتا - کہ مسیح نے خدا کی تثلیث کے مسئلہ کو مروجہ وحدانیت کے مسئلہ کی جگہ قائم کیا ہو - یہ خیال میں نہیں آسکتا - کہ مسیح یہ نیا مسئلہ پیش کرتا - اور اس کے دشمن چپ رہتے - اور مسیح ان کی حاسدانہ کارروائی سے بچ جاتا -

مزید براں ہم انجیل میں کہیں تثلیث کے مسئلہ کو نہیں پاتے - مگر ایک اور جگہ یعنی مذہبی تواریخ میں اس یقین کا سراغ اور اس کے بتدریج درجے ملتے ہیں - اس خیال کی ترقی کے مدارج تین فرقوں یعنی اپوسلز - ناسس اور اتھنیش میں صاف طور پر دیکھے جاتے ہیں - جن میں سے اول کا مسیح کی موت سے تین سو برس بعد تک اپنی موجودہ شکل میں سراغ لگتا ہے - گو ان کے چند حصے اس سے بھی پہلے موجود تھے -

لیکن اب مواحدین کو اس قسم کی کچھ مجبوری نہیں ہے - کہ وہ انہیں صداقتوں تک جو انجیل میں موجود ہیں - محدود رہیں - یہ ممکن ہے - کہ کوئی مسئلہ درست ہو اور انجیل میں موجود نہ ہو - لیکن وہ لوگ جو تثلیث کے قائل ہیں - یہ کہتے ہیں - کہ یہ مسئلہ الہامی صداقت ہے اور یہ الہام انجیل کے ذریعہ پہنچا ہے - اور اُسی میں شامل ہے - گو جب یہ ظاہر کیا جائے - کہ اس مسئلے کا اصلی منبع انجیل نہیں بلکہ مذہبی کونسلیں ہیں - تو انہیں کافی جواب مل جاتا ہے - لیکن جو کچھ ہمیں ان مذہبی مسائل کی قائمی اور ان کونسلوں کے متعلق جن کے زور پر یہ مسائل مشتہر کیے گئے ہیں - معلوم ہے اس سے تو کوئی بڑا اعتبار ظاہر نہیں ہوتا

اس سے ہم مفصلہ ذیل نتائج پر پہنچتے ہیں - ان بات پر سب لوگ متفق ہیں - کہ وحدانیت کا مسئلہ انسانی عقل کے بالکل مطابق ہے - اور انجیل میں زور اور وضاحت کے ساتھ اس کی تعلیم موجود ہے - اور اس پر بھی اتفاق رائے ہے - کہ تثلیث کا مسئلہ اگر انسانی عقل کے بالکل خلاف نہیں - تو کم از کم اس کے ادراک سے بعید ہے - اس لئے اگر اس مسئلے پر صرف خارجی سند پر ہی یقین کیا جائے - تو ہمیں یہ حق حاصل ہے - کہ ہم دیکھیں - کہ وہ خارجی سند ایک نہائیت اعلےٰ قسم کی ہو - اور یہ اصول بالکل صاف صاف الفاظ میں بیان کئے گئے ہوں - لیکن واقعات میں ؟ انجیل میں کوئی ایسا فقرہ نہیں - جہاں یہ صاف طور پر بیان کیا گیا ہو - کہ باپ بیٹا اور روح القدس ایک خدا میں تین ہستی ہیں - یہ تسلیم کیا گیا ہے - کہ اگر اس اصول کی تعلیم دی ہی گئی ہو - تو نتیجتاً ایسا کیا گیا ہے - کہ اُن فقیہوں نے جنہیں صداقت کے علاوہ اور بہت سی باتوں کا خیال رکھنا پڑتا تھا - بہت عرصہ کے بعد اس مسئلہ کی تشریح کی ہوگی - مگر کیا الہام کی صداقت ایسے اٹکل پچو اتفاق پر چھوڑی جا سکتی ہے - علاوہ ازیں پرانے اور نئے عہدناموں میں بہت سے ایسے فقرات موجود ہیں - جن کو

بد. انجیل مذہب موحدین - مسلمانوں کو پیغام . یورپ کے آزادوں کا مذہب

اگر عام طور پر سمجھا جائے۔ تو مسئلہ تثلیث کے سخت مخالف معلوم ہوتے ہیں۔ اور صرف تین بڑے فرقوں میں ہی اس مسئلہ کی بتدریج ترقی کا پتہ ملتا ہے۔ لیکن مسلمان بھائی مواحدین کے ساتھ اس مسئلہ تثلیث کے رد کرنے میں ضرور متفق ہوں گے۔ گو ان کی دلیل مختلف اور زیادہ سہل ہو گی

بزم احمدیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اخویم۔ السلام علیکم۔ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الحمد للہ کہ کل مورخہ ۲۲۔ مئی ۱۹۰۸ء۔ بوقت عصر پانچ بجے حسب الہام ربانی احقر کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس کی عمر دراز کرے۔ اور اس کو خادم دین بنائے۔ دیگر احباب کی خدمت میں سلام علیکم۔ عرصہ دس ماہ میں یہ الہام پورا ہوا

المرسل ذوالفقار علیخان انسپکٹر آبکاری میرٹھ

٭ الہام۔ اخویم مولوی عبدالرحیم۔ سیکرٹری انجمن احمدیہ۔ بتقریب انتقال برخوردار ظفر مرحوم متوفی ۲۴۔ جولائی ۱۹۰۷ء نیز ترک بغلام اسمہ یحیی ۲۴ جولائی ۱۹۰۷ء

۱۸۔ مئی ۱۹۰۸ء کو مکرمی مخدومی شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم کے ہاں تیسرا لڑکا پیدا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی عمر دراز کرے۔ اور خادم قوم اسلام و سلسلہ احمدیہ بنائے۔ آمین ثم آمین۔

اعلان

بنام جملہ صاحبان جو محمد افضل مرحوم کیساتھ کچھ معاملہ رکھتے تھے

بابو محمد افضل مرحوم اخبار البدر میں میرے ساتھ حصہ کارکردگی کے شریک تھے۔ اخبار میرے سرمایہ سے چلتا تھا۔ اور پریس بھی میں نے صرف اخبار ہی کے لئے کر دیا ہوا تھا۔ ان کے کسی دوسرے کام جیسے بک ایجنسی یا کارخانہ الصدیق وغیرہ سے مجھے کوئی تعلق نہ تھا۔ اور نہ ہے۔ یہ تمام ان کے اپنے ذاتی معاملات اور کاروبار ذاتی ذمہ داری پر تھے۔ جس میں نہ میرے مشورہ اور نہ میری رائے کو کسی طرح کا دخل تھا۔ ہمراہ اسباب اگر کسی صاحب کی کوئی کتاب دفتر میں آگئی ہے۔ تو ملکیت کا ثبوت بہم پہنچانے وہ ان کو دینے میں ہمیں کوئی عذر نہیں۔ اس کے متعلق مینجر اخبار بدر سے خط و کتابت کر کے فیصلہ طے کریں

خاکسار میاں معراج الدین عمر۔ پروپرائیٹر بدر

چائے غیر مفید۔ اخبار ڈیلی کرانیکل میں ایک ڈاکٹر نے ایک مضمون دیا ہے۔ جس میں اس نے ثابت کیا ہے کہ چائے انسان کے واسطے کوئی ضروری اور مفید چیز نہیں ہے۔ اور چائے کے پینے کی عادت بجائے فائدہ کے نقصان پہنچاتی ہے۔ چائے سے اعصاب کو ضرر ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ ایک قسم کی بدہضمی اندر ہی اندر شروع ہو جاتی ہے۔ دنیا میں انسان نے مفید اور ضروری اشیاء کو چھوڑ اپنے واسطے بہت سی زہروں کا کھانا پسند کیا ہے۔ کوئی شرابی ہے۔ کوئی تمباکو نوش۔ کوئی افیمی۔ مگر چائے بھی انہی قسم کی زہروں میں سے ایک زہر ہے۔ کاش دنیا اپنے خوراک اور لباس کو میں اس سادگی کو اختیار رکھے۔ جس کی بنیاد خدا کے مرسلین نے اپنے طرز رہائش کے نمونہ کے ساتھ ہمیشہ رکھی ہے۔ آج زمانے اور پھر بالخصوص عیسائی اقوام میں اس قدر تکلف ہو گیا ہے۔ کہ یردن کے کنارے پر مچھلیاں بھون کر کھانے والا یسوع مسیح اگر آج صاحب لوگوں کے کسی ٹی پارٹی یعنی چائے کی دعوت میں آ جائے تو یقیناً ایک دیوانہ فقیر سمجھا جا کر فوراً پھاٹک سے باہر نکالا جائے۔

ناظرین اخبار بدر اپنی رائے سے مطلع فرما دیں

ہر اخبار کے پہلے صفحہ پر برادر محمد افضل مرحوم ایک نظم یا مسلمانیم از فضل خدا۔ اور دس شرائط بیعت لکھا کرتے تھے۔ میں نے اس خیال پر کہ اخباری رنگ میں کوئی ملذہ بات نہیں ہے۔ اور اس سے ممکن ہے۔ کہ بعض لوگ صرف کرین کہ اخبار کو پُر کرنے کے لئے ہر اخبار میں لکھ دیا جاتا ہے اس کو درج کرنا بند کر دیا۔ اور اس کے عوض پہلے صفحہ پر خدا کی تازہ وحی کا اندراج شروع کیا ہے۔ لیکن اب بعض دوستوں کے خطوط آنے شروع کیا ہے۔ کہ وہ سلسلہ عمدہ تھا۔ مخالفین کو ہم ہر وقت دکھا سکتے ہیں۔ کہ ہمارا مذہب کیسا پاک ہے۔ اور اس سلسلہ میں داخل ہونا کیسی عمدہ بات ہے۔ اس واسطے صاحبان رائے سے استفسار کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اس امر کے واسطے کیا صلاح دیتے ہیں۔ بعد مشورہ جیسا قرار پائیگا۔ اس پر عمل کیا جاوے گا

مسیح کون تھا

(منقول از کتاب پادری سیوج صاحب)

(مترجمہ لالہ رگھوناتھ سہائے)

اب میں ظاہر کرنا چاہتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح اور ان کے خدا ہونے کے متعلق ہمارا کیا اعتقاد ہے۔ میں آپ سے صاف عرض کرتا ہوں۔ کہ اگرچہ اس وقت میں اپنی ذاتی رائے ظاہر کرتا ہوں۔ لیکن میرا خیال ہے۔ کہ تمام یونیٹیرین (موحدین) یہ مانتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح انسان تھا۔ وہ ہماری ہی طرح انسان پیدا ہوا۔ اور ہماری ہی طرح مرا۔ یہ میں بھی نہیں کہتا۔ کہ وہ محض انسان ہی تھا۔ کیونکہ میں محض انسانیت کی فضیلت بزرگی اور گہرائی کا اندازہ لگانے کے قابل نہیں ہوں۔ نہ میں یہ کہتا ہوں۔ کہ مسیح ہمارے جیسا انسان نہ تھا۔ کیونکہ شکسپیر سقراط۔ ڈنٹی۔ وغیرہ ہمارے جیسے اشخاص نہ تھے۔ مسیح میں اور ہم میں کم از کم اتنا فرق تو ضرور ہے۔ کہ اس کا فہم اور ادراک نہایت اعلیٰ تھا۔ اس کو بہت سے قدرتی عطیے حاصل تھے۔ اور وہ دنیا اور اپنے زمانے پر بہت زبردست اثر ڈال سکتا تھا۔ اس عقیدے سے کہ مسیح انسان تھا۔ کسی طرح پر مسیح کی بے عزتی نہیں۔ بلکہ اس سے نسل انسان کی فضیلت بہت بڑھ جاتی ہے۔ وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ ہم جب تک مسیح کو انسانوں سے بڑھ کر درجہ نہ دیں۔ اس کو سمجھ ہی نہیں سکتے۔ وہ دراصل انسان کو بہت حقیر سمجھتے ہیں۔ ہم یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ اس میں وہ اوصاف تھیں۔ جن کا ہونا ہم سب میں ممکن ہے۔ جب میں انجیل کے شروع میں مسیح کی پیدائش بچپن اور زندگی کا حال پڑھتا ہوں۔ تو میں اس بیان کو نیتی بین کی ہمدردی اور انسانیت کے سوائے کسی کے ساتھ تشبیہ نہیں دے سکتا۔ اگر اس کے بھائی یہ جانتے ہو کہ وہ خدا ہے اور اس کی پیدائش بھی قانون قدرت کے برخلاف یعنی غیر معمولی طور پر ہوئی ہے۔ تو یہ کب ممکن تھا۔ کہ وہ اس پر ایمان نہ لاتے۔ اگر اس کی ماں کو یہ معلوم ہوتا۔ کہ میری گود میں اس تمام کون و مکان کا مالک خداوند تعالیٰ ہے۔ تو یہ کب ہو سکتا تھا۔ کہ وہ اسے پیش از وقت بڑھتا ہوا اور غیر معمولی ترقی کرتا ہوا دیکھ کر متعجب نہ ہوتی۔ اور کیا وہ اسے بارہ برس کی عمر میں اپنے دوستوں کے ساتھ عبادت خانہ میں رات بھر اکیلا چھوڑتے وقت نہ ڈرتی۔ میں یہ حالات پڑھ کر یہ یقین کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ خود اس کی ماں مریم کو موجودہ زمانے کی اور ماؤں کی طرح سوائے اس کے اور کچھ معلوم نہ تھا۔ کہ میرا بیٹا ایک پیارا اور عجیب بچہ ہے

مرأة الجہاد

اس نام کی ایک کتاب ہمارے دوست وزارت حسین صاحب ساکن اورین ضلع منگیر نے تصنیف کرکے چھپوائی ہے۔ اور ہمارے پاس ریویو کے واسطے بھیجی گئی ہے۔ یہ اللہ تعالےٰ کا فضل اور احسان ہے۔ کہ اس نے اس جماعت کے ممبریں کو اسلام کی سچی محبت اور دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کا ایک جوش عطا فرمایا ہے۔ اور یہی اس امر کا ثبوت ہے۔ کہ اس زمانہ میں سچا اسلام اگر کسی فرقہ میں پایا جاتا ہے۔ تو وہ یہی فرقہ ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ مصنف موصوف نے اس کتاب کے لکھنے میں بہت محنت اور جانفشانی سے کام لیا ہے۔ انہوں اور ویدوں کی کتابوں کا بہت غور سے مطالعہ کرکے مفید عبارتیں ہر جگہ سے نقل کی ہیں۔ تاریخ اسلامی میں مسلمانوں کی کتب اور مسایل ہنود میں ہندوں اور آریہ کی مستند کتب کے حوالجات کے ساتھ اس امر کو بپایہ ثبوت پہنچایا ہے۔ کہ اسلام میں اگر کوئی جہاد ہے۔ تو وہ عین فطرت انسان کے مطابق اور بنی نوع کی ضروریات کے موافق ہے۔ جہاد کا وعظ کیا گیا ہے۔ کہ اسلام پر اعتراض کرنا اُن اقوام کے واسطے جائے شرم ہے۔ یہ کتاب ۳۱۲ صفحہ کی ہے۔ اور اس میں بہت سے مفید مسایل پر عمدہ بحث کی گئی ہے۔ مثال کے طور پر میں چند ایک سرخیاں فہرست مضامین میں سے نقل کرتا ہوں

ویدمیں جنگ کی تاکید۔ اسلام کو جہاد کی کیوں ضرورت پڑی۔ مغازی الرسول۔ خلفائے راشدین کے جنگوں کے اسباب۔ مسلمان بادشاہوں کے پاس معزز ہندو افسر۔ جواب رسالہ جہاد مصنفہ آریہ صاحبان۔ عرب۔ روم۔ فارس۔ مصر۔ مراکو۔ بلوچستان۔ افغانستان۔ ہندوستان کس طرح مسلمان ہوئے۔ نیوگ کا تاریخی ثبوت۔ گورنمنٹ برطانیہ مسلمانوں کی محسن وغیرہ

اس جگہ ہم اس کتاب میں سے دو مقام نقل کرتے ہیں۔ اول یہ کہ آریوں نے اپنے مفتوحوں کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ اور دوم یہ کہ اسلام نے اپنے مفتوحوں کے ساتھ کیا سلوک کیا۔

غیر آریوں کے ساتھ سلوک

اشلوک نمبر ۹۵ و ۱۹۶۔ مصنفہ لالہ سوامی دیال

”دشمن قلعہ میں رہے یا باہر رہے۔ اور جنگ ہی نہ کرتا ہو۔ لیکن اس کو گھیرے رہے۔ اور اس کے راج کو تکلیف دے۔ اور گھاس اور لکڑی اور پانی اُن میں ناکارہ چیز ڈالکر خراب کرے۔ تالاب و قلعہ دیوار خندق وغیرہ ان سب کو کھود ڈالے۔ بے خوف دشمنوں کو باجوت کرے۔ اور برچھی سے کر رات کو دھکا نام باجہ کی آواز سے زیادہ تکلیف دے۔“

ویدوں میں غیر آریوں کو جو وید کے دہرم کو قبول نہیں کرتے۔ دسیو کہتے ہیں

”اندر نے جس سے بہت لوگ دعا کرتے ہیں اور جس کے ساتھ اس کے چالاک ساتھی ہیں۔ دسیوں کو جو زمین پر رہتے تھے۔ اپنے برق سے ہلاک کر ڈالا اور تب اس نے کھیتوں کو اپنے گورے رنگ کے دوستوں یعنی آریوں میں تقسیم کر دیا“

”ہم چاروں طرف سے دسیو قوموں سے گھرے ہوئے ہیں وہ یگ نہیں کرتے۔ وہ کسی چیز کا اعتقاد نہیں رکھتے۔ ان کے مراسم دوسرے ہیں۔ وہ گویا انسان نہیں ہیں۔ اے دشمن کے ہلاک کرنے والو۔ قتل کر انکو اور قوم کو ہلاک کرے۔“

”اندر نے داسو قوم کو ہلاک کر دیا۔ وہ اسی انجام کے لئے پیدا کئے گئے ہیں“

اب کہ وہ حق تلفیاں دکھلانا چاہتا ہوں۔ جو فاتح آریوں نے شدروں یعنی مفتوحوں کے ساتھ کی ہیں اور صرف کین ہی نہیں۔ بلکہ قانون میں داخل کر چھوڑا ہے

سب سے پہلے قانونی حق تلفی ہے۔ تم دیکھ چکے ہو کہ اسلام نے قانون میں کوئی بھی امتیاز فاتح و مفتوح، اسلام وکفر کا نہیں رکھا ہے۔ مگر یہاں اس کے خلاف ہے، بات بات میں فرق، بات بات میں امتیاز ہے

اگر فاتح (برہمن) کسی برہمن کو قتل کرے، تو اس کو راجہ صرف پیشانی داغ کر اپنے راج سے نکال دے۔ اور اگر وہ کسی مفتوح (شدر) کو قتل کرے تو صرف دس گائیاں جرمانہ دیدے۔ اور اگر بیچارہ مفتوح (شدر) کسی فاتح (برہمن وغیرہ) کو مار ڈالے۔ تو وہ قتل کیا جائے اور اس کی کل جایداد ضبط کر لی جاوے۔

اگر فاتحوں (برہمن کشتری وغیرہ) میں سے کوئی مفتوح (شدر) کی عورت سے زنا کرے۔ تو صرف جلاوطن کیا جائے، اور اگر بیچارہ مفتوح (شدر) کسی فاتح آریہ کی عورت سے زنا کرے۔ تو جان سے مارا جائے۔

یہی جابرانہ امتیاز چھوٹے چھوٹے جرموں کی سزا میں بھی ہے! مثلاً اگر بیچارہ شدر (مفتوح) کسی (فاتح) برہمن، کشتری وغیرہ سے سخت کلامی کرے۔ تو اس کی زبان میں سوراخ کیا جائے۔ اور اگر اس نے کہ فلانے برہمن سے نیچ ہے ایسا باواز بلند برہمن وغیرہ (فاتحین) کے نام اور ذات کو کہے تو اس کے منہ میں بارہ انگل کی میخ آہنی جلتی ہوئی ڈالی جاوے۔

جہاں فاتحوں سے للعہ فی صد اور ساہوکار للعہ فی صد روپیہ فی سینکڑہ سود سالانہ لینے کا حکم ہے۔ وہاں بیچارے مفتوح شدروں سے ۲۰ روپیہ سینکڑہ سالانہ

پنڈت رومیش چندردت صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ آریوں کی ذات ناقابل اشتمال ہے۔ اور انہوں نے شدروں کو ظلم و زیادتی کے ساتھ الگ رکھا۔ اور مذہبی معلومات اور مذہبی مراسم کو ادا کرنے سے بزور باز رکھا۔ اور ان کے لئے بے انصافانہ اور ظالمانہ دیوانی اور فوجداری قوانین بنائے، سب سے پہلے شدروں پر اپنے فاتحوں کی غلامی کرنا فرض ہوئی اور ان کے لئے آزادانہ زندگی بسر کرنا اور حسب خواہش دنیا کے کاموں میں مشغول ہونا ناممکن ٹھہرایا گیا۔ اور فاتحین کی غلامی اور سیوا کے سوا ان کو کچھ چارہ نہ رہا۔ اور ان سے جبراً غلامی کرایا جاتا رہا۔

یہ تحقیر و تذلیل یہاں تک ترقی کر گئی۔ کہ برت میں بیچارے مفتوح شدروں سے ہم کلام ہونا منع فرمایا گیا۔ اور اس کو برت کا ایک لازمی رکن قرار دیا گیا۔

مفتوح بیچاروں کا جوٹھا غلہ کھانا اور پانی پینا بھی گناہ عظیم ٹھہرایا گیا۔ اور اس کے لئے پرائشچت (یعنی کفارہ) کی ضرورت بتائی گئی

مسلمانوں کا سلوک مفتوحوں کیساتھ

آں حضرت صلعم نے ذمیوں کو جو حقوق عطا فرمائے

(۱) کوئی دشمن اُن پر حملہ کریگا، تو اُن کی طرف سے مدافعت کی جائے گی۔ رسول اللہ صلعم کے خاص الفاظ یہ ہیں۔ یُمنعوا

(۲) ان کو ان کے مذہب سے برگشتہ نہیں کیا جائے گا۔ خاص الفاظ یہ ہیں۔ لایُفتنوا عن دینہم

(۳) انکی جان محفوظ رہے گی

(۴) انکو مذہبی آزادی حاصل رہے گی

(۵) انکی زمین محفوظ رہے گی

(۶) ان کا مال محفوظ رہے گا

(۷) جو لوگ اس وقت حاضر نہیں ہیں، یہ احکام ان کو بھی شامل ہوں گے

(۸) ان کے قافلے اور کارواں (یعنی تجارت) محفوظ رہیں گے

(۹) ان کا لشکر محفوظ رہیگا۔ اور اس کی کل چیزیں محفوظ رہینگی

(۱۰) جن رسوم و عقاید کے وہ پابند تھے۔ وہ بدلوایا نہیں جائیگا

(۱۱) ان کا کوئی حق جو ان کو پہلے سے حاصل تھا۔ زایل نہیں ہوگا اور اسی قسم کی اور چیزیں بھی زایل نہیں ہوں گی

(۱۲) اُسقف، رہبان، گرجوں کے پجاری وغیرہ اپنی عملداری اور عہدوں سے برطرف نہیں کئے جائیں گے

(۱۳) ہر چیز قلیل و کثیر جس حیثیت سے اب اُن کے کنائس اور خانقاہوں میں ہے۔ اسی حیثیت سے وہ ان کے پاس باقی رہے گی۔ اور وہ اُسے اسی طرح کام میں لائیں گے

جس طرح اب لاتے ہین

(۱۴) اُن پر ظلم نہین کیا جاویگا

(۱۵) اُن سے زمانہ جاہلیت کے خون کا بدلہ نہین لیا جائیگا

(۱۶) جزیہ جو اُن سے لیا جائے گا۔ اس کے لئے محصل کے پاس خود سے جانا نہیں پڑیگا

(۱۷) اُن سے عُشر نہیں لیا جائے گا

(۱۸) اُن کے ملک مین فوج نہ بھیجی جاویگی

یہ کتاب ۲۱۲ صفحوں پر چھپی ہے۔ اور قیمت عہ رکھی گئی ہے۔ اور مصنف سے یا قادیان مین شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم سے ملسکتی ہے۔ قیمت اگرچہ مصنف کی محنت اور اخراجات کے لحاظ سے بہت نہ ہو تاہم اگر کم رکھی جاتی ہے۔ تو غالباً زیادہ تعداد اس سے فائدہ اُٹھا سکتی۔ میرے نزدیک مناسب ہوگا۔ کہ قیمت ایک روپے سے زائد ہرگز نہ ہو۔ بلکہ ممکن ہے۔ تو اس سے بھی کم رکھی جاوے۔ تاہم مین سفارش کرتا ہون۔ کہ جمیع احمدی برادران اسی کی خریداری میں مدد دیاوین۔

جنتری قدسیہ ۱۳۲۳ قمری سنہ

منشی محمد صدیق صاحب ساکن بیر پلین پوسٹ مکر کنارہ شہر بمبئی نے سال ہجری کے مطابق ایک جنتری شائع کی ہے جو چند کانذ پر اور خوشخط چاپ ۷ صفحے پر چھپی ہے جنتری علاوہ اسلام۔ عیسائی اور ہندی تاریخ کے اسلامی واقعات طلوع و غروب آفتاب روزانہ مطابق اوقات مدراس و بمبئی اور دیگر چند مفید باتین مثلاً اسلامی واقعات رمضان المبارک کی سحری و افطار کا وقت وغیرہ۔ درج ہین۔ باوجود ان صفات کے یہ جنتری مفت تقسیم کی گئی ہے۔

اقتباس و اختصار از

خطبہ جمعہ

جو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے ۲۶ فروری ۱۹۰۵ء کو باغ مین پڑھا

اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَھُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰۤی اُولٰٓئِکَ عَنْھَا مُبْعَدُوْنَ لَا یَسْمَعُوْنَ حَسِیْسَھَا وَھُمْ فِیْ مَا اشْتَھَتْ اَنْفُسُھُمْ خٰلِدُوْنَ لَا یَحْزُنُھُمُ الْفَزَعُ الْاَکْبَرُ وَتَتَلَقّٰھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ ھٰذَا یَوْمُکُمُ الَّذِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ یَوْمَ نَطْوِی السَّمَآءَ کَطَیِّ السِّجِلِّ لِلْکُتُبِ کَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِیْدُہٗ وَعْدًا عَلَیْنَا اِنَّا کُنَّا فٰعِلِیْنَ۔

وَلَقَدْ کَتَبْنَا فِی الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّکْرِ اَنَّ الْاَرْضَ یَرِثُھَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ۔ اِنَّ فِیْ ھٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِیْنَ وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ۔

ترجمہ۔ جن لوگون کے لئے ہماری طرف سے وعدہ نیک ہو چکا ہے۔ ہم اُن کے لئے مقدر کر چکے ہین کہ وہ اس دوزخ سے دور رہین گے۔ بلکہ اس کی آواز بھی نہ سنین گے اور وہ اپنے دل کی آرزون کے مطابق ہمیشہ لذات کو حاصل کرتے رہین گے۔ وہ بڑی گھبراہٹ جو آخری دنون مین ہوگی۔ انہین غمگین نہ کریگی۔ فرشتے انہین ملین گے۔ اور کہین گے کہ یہی وہ دن ہے۔ جس کا تمہین وعدہ دیا گیا تھا۔ جس دن لپیٹا جائے گا آسمان جیسا کہ لپیٹا جاتا ہے۔ طومار لکھے ہوئے کاغذون کا۔ جیسا پہلی دفعہ ہم نے پیدا کیا تھا۔ ویسا ہی ہم دوبارہ کرنے والے ہین۔ یہ ہمارا وعدہ ہے۔ جس کا پورا کرنا ہمارے ذمہ ہے۔ اور ہم ضرور پورا کرنے والے ہین۔ تحقیق زبور مین نصائح کے بعد ہم نے یہ بات لکھ دی۔ کہ زمین کے وارث میرے صالح بندے ہی ہون گے۔ اس مین ایک ایسی بات ہے۔ جو فرمان بردار بندون کو مطلب تک پہنچا دیتی ہے۔ اور تجھے ہم نے عالمون کے واسطے رحمت کر کے بھیجا ہے

یہ اللہ تعالےٰ کی عادت ہے اور سنت قدیمہ ہے کہ ہر ایک مامور کے وقت ایک قیامت برپا ہوتی ہے۔ ہر ایک مامور کے حالات زمانہ کے مطابق مختلف قسم کی قیامت بڑی یا چھوٹی ہوتی ہے۔ گر ہوتی ضرور ہے۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین ایک سخت قیامت ہوئی تھی۔ حضرت نوح سخت تباہ کیا گیا تھا۔ جس کی آگ نے منکرین کو کھا لیا تھا اسی طرح حضرت نوح کے وقت اور حضرت موسیٰ کے وقت قیامت واقع ہوئی تھی۔ ایسا ہی آخری زمانہ مین ایک بے نظیر قیامت کے واقع ہونے کا وعدہ تمام کتب سماوی مین اور بالخصوص قرآن شریف مین دیا گیا ہے۔ یہ قیامت سب سے بڑھ کر اور بے نظیر ہے۔ کیونکہ پہلی قیامتین محض الخاص قیمین اور ان کا اثر جلد ختم ہو جاتا تھا۔ لیکن آخری زمانہ کا مہدی اور مسیح خاتم ولایت اور خاتم سلسلہ محمدیت ہے اور اس کی موت تمام دنیا میں پھیلی ہے۔ وہ خاتم النبین صلے اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ کو حد کمال تک پہنچانے والا ہے۔ وہ لیظہرہ علی الدین کلہ کے منشاء کو پورا کرنے والا ہے۔ اس واسطے اس کے زمانہ کی قیامت بھی نہایت وسیع ہے۔ خدا کی باتین عجیب مین اور سعادتمند فراست کے نور کے ساتھ دیکھ لیتا ہے۔ خدا نے پہلے سے ہی ایسی راہین طیار کر دی ہین۔ کہ مسیح موعود تمام دنیا کو اسلام کی تبلیغ پہنچاسکے۔ خدا نے محض اپنی قدرت کاملہ سے ایسے سامان بہم پہنچائے ہین۔ جو ضروری تھے۔ اگر ڈاک تار۔ ریل۔ اور چھاپہ خانہ نہ ہوتا۔ تو آج سے دو ہزار برس پہلے کا زمانہ اس وقت ہوتا۔ لیکن خدا نے ایسے سامان کئے کہ کل دنیا کو ایک مجمع کر دیا ہے۔ بالخصوص ہندوستان میں تو مذاہب اس طرح جمع ہو گئے ہین۔ جس طرح پہلوانون کا دنگل ہوتا ہے۔ حکومت نے مذہبی آزادی دے رکھی ہے۔ کوئی خدا پر اعتراض کرتا ہے۔ اور کوئی نبی پر اعتراض کرتا ہے۔ ساٹھ کروڑ سے زیادہ کتب اسلام کی تردید مین لکھی گئی ہے خدا نے اشاعت کو کمال تک پہنچانے کے واسطے مطبع جاری کرا دیا۔ تھوڑے عرصہ مین ایک کتاب چھپ کر ہزار دہ ہزار کی تعداد تمام علاقہ دنیا کے گوشون مین شائع ہو جاتی ہے۔ خدا تعالےٰ نے اس سلسلہ کی خدمت کو سہل کر دیا ہے۔ تاکہ پہلے کی مانند وہ خاص قوم تک محدود نہ رہے۔ آج ایک پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کہتے ہین۔ تو چوبیس گھنٹہ کے اندر پنجاب کے کونون تک ہزارہا ہزار آدمی اس کے گواہ بن جاتے ہین۔ گذشتہ باتین تو قصون کے رنگ مین رہ گئی ہین۔ مگر ان نشانون کے لئے تاریکی کا وقت نہین آسکتا۔ جب پیشگوئی کی گئی کہ لیکھرام خدا تعالےٰ کے انتقام کی آگ سے بھسم کیا جائے گا۔ تو خود آریون اور ان کے اخبارون نے لاکھون لاکھ کانون تک اس نبوت کو پہنچا دیا۔ عداوت اور ضد۔ بے ایمانی اور کفر کی راہ سے کوئی اس سلسلہ پاک کی طرف اس کے قتل کو منسوب کرے تو کرے۔ لیکن کیا کوئی یہ کہ سکتا ہے کہ پیشگوئی نہیں کی گئی تھی یا یہ کہ پیشگوئی پوری نہین ہوئی۔ اسی طرح آتھم کے متعلق پہلے سے پیشگوئی نہایت کثرت کے ساتھ شائع ہوئی۔ اور اسی طرح مقدمات کے متعلق کثرت کے ساتھ پیشگوئیان شائع ہوئین۔ یہ باتین نہایت مبارک ہین۔ یہ ان کے لئے جو ان سے فائدہ اٹھاتے ہین۔ لیکن جو لوگ ان سے فائدہ نہین اٹھاتے ان کے لئے بڑے خوف کا مقام ہین۔ خدا تعالےٰ اپنے عجائبات دکھاتا ہے۔ لیکن جب دنیا ان سے فائدہ نہین اٹھاتی۔ تو وہ اپنی قدرت نمائی پر آتا ہے۔ اور اس کا قہر قیامت کی شکل مین نمودار ہوتا ہے۔ خدا نے ہر زمانہ مین قیامت کے ساتھ منکرین کو ہلاک کیا ہے۔ لیکن وہی قیامت مومنین کے واسطے ہمیشہ نجات کا موجب ہوتی ہے۔ آخری زمانہ مین یاجوج ماجوج کے ایک بڑے بھاری فتنہ کی خبر دیگئی ہے لیکن ایک گروہ ہے۔ جس کو خدا نے ایسے فتنون سے محفوظ کہا ہے۔ یہی وہ گروہ ہے۔ جس کے متعلق ارشاد ہے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَھُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰی الخ۔ یہ گروہ خدا تعالیٰ کی نگاہ مین سعید اور راست گو ہے انکو یاجوج ماجوج کی آگ کی تپش نہ پہنچیگی۔ یہ لوگ اپنی من مانی مراد کو پائین گے۔ ہلاکتون کی قیامت سے نجات پائین گے۔ ہم سون کا ذکر ہے حضرت مسیح موعود فرماتے تھے۔ کہ جب اللہ تعالےٰ کے نزدیک کسی کا ایمان خالص ہوتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ ضرور اسکے واسطے کچھ مابہ الامتیاز اور خارق عادت علامات پیدا کر دیتا ہے۔ اگر خدا کی حکومت بڑی باتمیز ہے۔ بچے اور عہد توڑنے والے کے ساتھ اس کا معاملہ وہ نہین ہوتا۔ جو ایک شجاع اور راست باز کے ساتھ ہوتا ہے۔ اب یہ ہی قیامت کا وقت ہے اور مومنون کیواسطے۔ خدا کے مسیح نے ایک کشتی طیار کی ہے۔ مگر مین نہین جانتا کہ آیا ان لوگون پر یہ وعدہ کب پورے ہونے والے ہین۔ جو اس وقت ساتھ ہین یا وہ لوگ آنیوالے ہین۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو توفیق دے کہ لباس تقویٰ پہنین۔ آمین ثم آمین

خوف کی بات یہ ہے کہ ہم نہین جانتے کہ ہم ہی اس مین سے ہونیوالون مین سے ہین یا نہین مین۔ خدا کا مسیح بار بار فرمایا کرتا ہے کہ خدا کے وعدے جو میرے ساتھ ہین۔ وہ سب سچے ہین اور ہونے والے ہین مگر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بزم احمدیہ

اخبار بدر کی بہتری کی ایک تجویز

مخدومی اخویم شیخ نور احمد صاحب وکیل ایبٹ آباد نے اخبار بدر کی ترقی اور بہتری کے متعلق نہایت توجہ اور ہمدردی سے ایک خط مجھے لکھا ہے جسکو میں بتمام وکمال اخبار میں درج کر کے احباب سے اسکے متعلق رائے طلب کرتا ہوں۔ تعجب کی اکثر باتیں ایسی ہیں جنکا خود مجھے بھی فکر ہے گویا انکا میرے خیال کے ساتھ توارد ہو گیا ہے۔ لیکن اس قسم کی باتیں توسیع اشاعت پر منحصر ہیں۔ اگر احباب توجہ کر کے اس اخبار کی توسیع میں سعی کریں اور یہ پرچہ کوئی تین چار ہزار تک پہونچ جاوے تو یہ امر کوئی مشکل نہیں کہ یہ ایسا اخبار ہو جاوے کہ قوم کو اسکے بعد کسی غیر قومی اخبار کی مطلقاً ضرورت نہ رہے۔ اور ہر طرح کی ضروری باتیں اور خبریں اسمیں درج ہو جاویں۔ مگر سر دست تو بسبب کمی اشاعت کے یہ حال ہے کہ ہر ماہ میں آمد سے ڈیوڑھا خرچ ہے۔ میں بسا اوقات تعجب کرتا ہوں کہ برادرم میاں معراج الدین صاحب نے باوجود اپنے پچھلے سارے روپے کو خیرباد کہنے کے جو برادر مرحوم محمد افضل کے زمانہ میں انھوں نے اخبار کے لیے دیا تھا اب پھر یہ بار گراں اپنی گردن پر رکھ لیا ہے۔ اگر ایک دینی خدمت کا جوش انکی نیت میں نہ ہوتا تو وہ ہرگز اسمیں ہاتھ نہ ڈالتے۔ اللہ تعالیٰ مخدوم پر رحم کرے اور ان کے کاروبار میں برکت دے۔ اب میں اس خط کو ذیل میں درج کرتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے

مکرمی مفتی صاحب زاد مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بحیثیت خریدار ہونے اخبار "بدر" کے میری رائے یہ ہے کہ پہلے صفحہ بدر پر حضرت صاحب کا اشتہار بیعت بمعہ شرائط و اشتغار کے جو مرحوم محمد افضل صاحب شائع کیا کرتے تھے بہت ضروری ہے۔ اس سے مخالفین کو اخبار پڑھ کر معلوم ہو سکتا ہے کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کن شرائط پر مریدوں سے بیعت لیتے ہیں اور جسقدر اسکی اشاعت ہو اور کی جاوے سلسلہ کی اشاعت کے لیے بہت مفید ہے۔ اشتہار میں عقیدہ اسلامی مفصل آجاتا ہے۔ اور ان لوگوں کو جنکی نظر اس صفحہ پر پڑیگی پتا لگ جاوے گا۔ کہ احمدی جماعت اصلی معنوں میں مسلمان کہلانیکی مستحق ہے۔ چونکہ بہت سے احباب نے اسکی ضرورت کو تسلیم بھی کیا ہے جیسا کہ آپکے نوٹ مندرجہ اخبار سے ظاہر ہوتا ہے اسلیے آپ اسکو ضرور درج فرمایا کریں۔ لیکن میں ایک دو اور ضرورتیں آپ کے اخبار میں چاہتا ہوں پوری کرائی جاویں۔

(۱) اس اشتہار کے بدلے آپ اخبار کا ایک صفحہ اور زیادہ کر دیویں اور اسمیں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق مضامین شائع فرماویں۔ تاکہ جن لوگونکو شرائط بیعت پڑھنے کی بار بار ضرورت نہ ہو وہ کافی مضامین ہفتہ میں پڑھ سکیں۔

(۲) ولایتی ڈاک کا کالم اور اخبارات و خطوط وغیرہ بہت کم ہوتے ہیں اسکی طرف آپکی توجہ زیادہ ہونی چاہیے اور جو خطوط وقتاً فوقتاً یورپ و امریکہ میں مختلف اشخاص کو لکھتے رہتے ہیں انکا ترجمہ معہ جواب درج ہونا چاہیے۔ اس سے آپکی مساعی جمیلہ کا پتا لگنے کے علاوہ جو جوابات یورپ و امریکہ سے آتے ہیں ان سے پتا لگ سکتا ہے کہ یورپ و امریکہ کے لوگ اسلام کے دائرہ میں آنے کے لیے کہانتک طیار ہیں یا کہانتک انکو مذہب سے دلچسپی ہے۔

(۳) علاوہ اس کے ریویو آف ریلیجنز کو پڑھنے کے بعد جو خیالات مختلف اخباروں میں اس سلسلہ کے متعلق ظاہر ہوتے ہیں انکا درج کرنا بھی بہت ضروری ہے۔ میری یادداشت اگر غلطی نہیں کرتی تو میں نے ایک بڑی فائل مولوی محمد علی صاحب مخدومی کے پاس اس قسم کی دیکھی تھی جسمیں مختلف خطوط انگریزوں کے اور اخباروں کے جمع تھے۔ لیکن پبلک پر انکا حال اچھی طرح سے ظاہر نہیں ہوا۔ عام طور پر لوگ سوال کرتے ہیں کہ اس سلسلہ نے یورپ و امریکہ میں اسلام کی اشاعت کے لیے کیا کام کیا ہے اس سے پبلک کا اطمینان اور رجحان اس سلسلہ کیطرف بہت بڑھ جاوے گا میں امید کرتا ہوں کہ مولوی محمد علی صاحب کو ان خطوط کے شائع کرانے میں کوئی اعتراض نہ ہوگا یہ کام بہت مفید ہو سکتا ہے۔ اور الحکم اخبار میں بھی اس امر کو نظر انداز کیا ہوا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ آیندہ آپ اپنے خطوط و جوابات سے اس سلسلہ کو شروع کر کے ہمیں ممنون احسان فرماوینگے

(۴) آپ کا اخبار ایسا ہونا چاہیے کہ احمدی جماعت کے لوگونکو دوسرے اردو اخباروں کے خریدنیکی ضرورت باقی نہ رہے اور یہ تبھی ہو سکتا ہے کہ آپ اپنے اخبار میں خبروں کے کالمونکو وسعت دیوینگے جو ملکی اور پولیٹیکل اور تمدنی معاملات پر مبنی ہوں۔ اسکے لیے آپ [illegible] دے سکتے ہیں۔ گویا یہ حصہ اخبار بدر کا پیسہ اخبار، اوطن وکیل۔ چودھویں صدی کی ضرورت کو معدوم کر دے گا اور بہت سے احمدی جوان اخبارونکی خریداری بڑی خوشی سے زائد قیمت دینے پر طیار ہو جاوینگے۔ موجودہ صورت میں سوائے احمدیہ سلسلہ کے اور کوئی خبر درج نہیں ہوتی۔ ممکن ہے کہ حجم اخبار کا بڑھ جاوے لیکن آپ کا اخبار تمام جزئیات پر حاوی ہونیکی وجہ سے بہت ہی ہر دلعزیز ہو جاوے گا۔ میں امید کرتا ہوں کہ میرے نیاز نامہ پر غور فرماوینگے اور اپنے پروپرائٹر صاحب کو بھی مشورہ میں شریک فرما کر ان امور پر پبلک رائے لیوینگے۔ میں بشرط زندگی ستمبر میں حاضر خدمت ہو کر زبانی بھی عرض کروں گا میرے لائق اگر کاروبار متعلقہ ہوں تو مطلع فرماویں اور دعا فرماتے رہا کریں بخدمت جمیع بزرگان ملت السلام علیکم عرض کر دیویں۔

Digitized by Khilafat Library

نور احمد از ایبٹ آباد

محمد افضل مرحوم کو روپیہ بھیجنے والے

صاحبان غور کریں اور اس التماس کو توجہ سے سنیں۔ برادر مرحوم مارچ کے اخیر میں چند روز بیمار رہ کر فوت ہو گئے انکے ایام بیماری میں اور ان کی وفات کے بعد جس قدر منی آڈر لوگوں نے ارسال کیے وہ سب ابتک ڈاک خانہ میں محفوظ ہیں اور ہمکو نہیں ملے۔ لیکن روپیہ بھیجنے والے سمجھتے ہیں کہ روپیہ ہمکو ملگیا ہے اور اسواسطے وہ رسید کے واسطے تقاضا کرتے ہیں لہذا ایسے احباب کی خدمت میں جنہوں نے ۱۵ مارچ کے بعد کوئی منی آرڈر روانہ کیا تھا عرض ہے کہ وہ پوسٹماسٹر قادیان کو لکھ بھیجیں کہ وہ روپے میاں معراج الدین عمر صاحب پروپرائٹر اخبار بدر کو دیدیا جاوے۔ کیونکہ وہ روپیہ برادر محمد افضل کا ذاتی نہ تھا بلکہ اخبار کی قیمت کے متعلق تھا۔

مینیجر بدر

خریداران اخبار

بروقت خط وکتابت اپنا نمبر خریداری ضرور لکھا کریں بغیر اس کے خط وکتابت کی تعمیل میں بہت دقت اور دیر واقع ہو جاتی ہے۔ اخبار پر ایک رجسٹر ڈابل نمبر ہوتا ہے وہ ڈاک خانہ کا نمبر ہے خریداران کا نمبر نہیں ہے خریدار کا جدا نمبر ہوتا ہے خریداران کو چاہیئے کہ اپنا نمبر دیا کریں اور نمبر تبدیلی مکان کے وقت اپنا پتا پورا اور صحیح لکھا کریں اور ڈاک خانہ کا نام لکھیں